

جو لوگ اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہیں وہ عدالت میں بھی اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہوں گے

تعارف

2 مارچ 2025 سے، اسرائیل نے غزہ پر مکمل ناکہ بندی عائد کی ہے، جس میں تمام انسانی امداد بشمول خوراک، پانی، اور طبی سامان کو روکا گیا ہے، جس کے نتیجے میں تباہ کن نتائج برآمد ہوئے، جن میں وسیع پیمانے پر بھوک، اموات، اور صحت کے نظام کا خاتمہ شامل ہے۔ رپورٹس میں بچوں کی ایسی حالت بیان کی گئی ہے جو نازی حراستی کیمپوں سے آزاد ہونے والوں کی یاد دلاتی ہے، اور ہسپتال سامان کی کمی کی وجہ سے مریضوں کا علاج نہیں کر سکتے۔ یہ اقدامات، جو انٹرنیشنل نے نسل کشی قرار دیے ہیں اور حال ہی میں نسل کشی کے ماہرین کے سروے سے تعاون حاصل ہے، بین الاقوامی انسانی قانون (IHL)، یہودی قانون (ہالاخہ)، اور بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے 2024 میں جاری کردہ روک تھام کے اقدامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کا اسرائیل کے خلاف ICJ میں دسمبر 2023 میں شروع کیا گیا نسل کشی کا مقدمہ، 1948 کے نسل کشی کنونشن کے تحت **actus reus** (جسمانی عمل) اور **mens rea** (ارادہ) کے ثبوتوں سے تقویت پاتا ہے۔ نسل کشی کنونشن اور ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے فریم ورک کے تحت قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں، جو امریکی فارن اسسٹنس ایکٹ سے تقویت یافتہ ہیں، نسل کشی کو روکنے کے عالمی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں، جو کہ "جرائم کا جرم" ہے۔ یہ مضمون ان خلاف ورزیوں، ICJ کے احکامات، اور جنوبی افریقہ کے مقدمے کی حمایت کرنے والے شواہد پر روشنی ڈالتا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سیاسی رہنما جو نسل کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود اسرائیل کی حمایت جاری رکھتے ہیں، وہ بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا سامنا کر سکتے ہیں، جو اس بحران کی گہری اخلاقی اور تاریخی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں

بین الاقوامی انسانی قانون، جو 1949 کے جنیوا کنونشنز، اضافی پروٹوکولز، اور روایتی IHL کے تحت چلتا ہے، مسلح تنازعات کے دوران شہریوں کے تحفظ کے لیے واضح معیارات قائم کرتا ہے۔ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات کئی بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں:

1. شہریوں کا تحفظ اور بھوک کی ممانعت:

○ چوتھا جنیوا کنونشن (آرٹیکل 27) شہریوں کے ساتھ انسانی سلوک کو لازمی قرار دیتا ہے، اور غیر ضروری تکلیف کا باعث بننے والے اقدامات کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اضافی پروٹوکول I کا آرٹیکل 54 اور ICRC رول 53 واضح طور پر شہریوں کو بھوکا رکھنے کو جنگی طریقہ کے طور پر ممنوع قرار دیتا ہے۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کا روم سٹیٹوٹ دانستہ بھوک کو جنگی جرم کے طور پر درجہ بندی کرتا ہے (آرٹیکل 8(2)(b)(xxv))۔

○ اسرائیل کی ناکہ بندی، جو مارچ 2025 سے تمام خوراک، پانی، اور طبی سامان کو روک رہی ہے، غزہ کے 2.3 ملین شہریوں کو بلا امتیاز نشانہ بناتی ہے، جس کے نتیجے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل (2025) کی رپورٹ کے مطابق بھوک سے اموات اور شدید غذائی قلت ہوئی ہے۔ یہ نسل کشی ہے، جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور نسل کشی کے ماہرین کے سروے نے تصدیق کی ہے، جو یہ استدلال کرتے ہیں کہ دانستہ محرومی نسل کشی کنونشن کے معیار پر پورا اترتی ہے (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025؛ نسل کشی کے ماہرین کا سروے، 2024)۔

2. انسانی امداد کی سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری:

○ اضافی پروٹوکول I کا آرٹیکل 70 اور ICRC رول 55 تقاضا کرتا ہے کہ فریقین شہریوں کو تیزی سے اور بلا روک ٹوک انسانی امداد کی اجازت دیں۔ اسرائیل کا امداد پر مکمل پابندی، بشمول امریکی فنڈز سے چلنے والے قافلوں، اس ذمہ داری کی خلاف ورزی کرتا ہے، جیسا کہ UNRWA نے رپورٹ کیا کہ 14 ہفتوں سے زائد عرصے سے غزہ میں کوئی امداد داخل نہیں ہوئی (UNRWA صورتحال رپورٹ #172، 2024)۔

3. اجتماعی سزا:

○ چوتھا جنیوا کنونشن کا آرٹیکل 33 اجتماعی سزا کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ ناکہ بندی حماس کے اقدامات کے لیے غزہ کی پوری آبادی کو سزا دیتی ہے، جو ہیومن رائٹس واچ (2023) کے مطابق جنگی جرم ہے۔

4. امریکی فارن اسسٹنس ایکٹ (سیکشن 620I):

○ سیکشن 620I امریکی انسانی امداد کو محدود کرنے والے ممالک کو فوجی امداد دینے سے منع کرتا ہے۔ اسرائیل کی امریکی فنڈز سے چلنے والی امداد کی ناکہ بندی، جیسا کہ لیک ہونے والے امریکی محکمہ خارجہ کے میمو میں دستاویزی ہے

(DAWN، 2025)، اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، جیسا کہ سینٹر برنی سینڈرز جیسے قانون سازوں نے فوجی امداد معطل کرنے کا مطالبہ کیا (سینڈرز، 2024)۔ یہ نسل کشی کو روکنے کے اخلاقی اور قانونی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، جو نسل کشی کنونشن کے اس طرح کے جرائم کے خلاف کارروائی کے مطالبے کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

یہودی قانون (ہالاخہ) کی خلاف ورزیاں

یہودی قانون، یا ہالاخہ، جو تورات، تلمود، اور ربانی تشریحات پر مبنی ہے، جنگ میں بھی اخلاقی رویے پر زور دیتی ہے۔ کلیدی اصول شامل ہیں:

1. پیکو آج نفس:

○ تلمود (یوما 85b) میں جڑی ہوئی پیکو آج نفس (جان بچانے) کا اصول، تقریباً تمام دیگر احکامات پر انسانی زندگی کو محفوظ رکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ناکہ بندی، جو بھوک اور اموات کا باعث بنتی ہے، غیر ضروری طور پر شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر اس اصول کی براہ راست خلاف ورزی کرتی ہے۔

2. جنگ کے قوانین (دین ملچامہ):

○ میمونیدس، مشنیہ تورات (شاہوں اور ان کی جنگوں کے قوانین 6:7) میں بیان کرتا ہے کہ ناکہ بندی کے دوران، شہریوں کو ضروریات تک رسائی کے لیے ایک طرف کھلا رکھنا چاہیے، مکمل ناکہ بندی کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسرائیل کی مکمل ناکہ بندی، جو تمام داخلہ پوائنٹس کو روکتی ہے، (OHCHR (2025 کی رپورٹ کے مطابق بچوں سمیت غیر جنگجوؤں میں وسیع پیمانے پر تکلیف کا باعث بنتی ہے، اس اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

ایک ایسی ریاست کے طور پر جو یہودی اقدار کے ساتھ شناخت رکھتی ہے، اسرائیل کے اقدامات ہالاخہ کے اخلاقی احکامات کی، خاص طور پر پیکو آج نفس کی، جو زندگی کے تحفظ کو ترجیح دینے کا تقاضا کرتی ہے، خلاف ورزی کرتے ہیں۔

ICJ کے روک تھام کے اقدامات کی خلاف ورزی

ICJ نے، جنوبی افریقہ کے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے میں، نسل کشی کو روکنے اور انسانی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے 2024 میں پابند عارضی اقدامات جاری کیے:

● 26 جنوری 2024: اسرائیل کو نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II کے تحت اقدامات، بشمول قتل، سنگین نقصان پہنچانے، اور جسمانی تباہی کی طرف لے جانے والے حالات پیدا کرنے سے روکنے، اور انسانی امداد کو یقینی بنانے کا حکم دیا (ICJ آرڈر، 2024)۔

● 28 مارچ 2024: بھوک سمیت بدتر ہوتے حالات کی وجہ سے، ICJ نے غزہ بھر میں بلا روک ٹوک انسانی امداد کی ضرورت کو دہرایا (ICJ آرڈر، 2024)۔

● 24 مئی 2024: اسرائیل کو فوجی حملہ روکنے اور فلسطینیوں کی جسمانی تباہی کی طرف نہ لے جانے والے حالات کو یقینی بنانے، بلا روک ٹوک امداد تک رسائی پر زور دیتے ہوئے حکم دیا (ICJ آرڈر، 2024)۔

اسرائیل کی مارچ 2025 سے مکمل ناکہ بندی، جو تمام امداد کو روکتی ہے اور بھوک کا باعث بنتی ہے، ان احکامات کی براہ راست خلاف ورزی کرتی ہے۔ اسرائیلی حکام کے بیانات، جیسے کہ وزیر خزانہ بیزالیل سموٹریچ کا اپریل 2025 کا اعلان کہ ”غزہ میں ایک لکڑی کا دانہ بھی داخل نہیں ہوگا“ (مڈل ایسٹ آئی، 2025)، عدم تعمیل کو ظاہر کرتا ہے، جو جنوبی افریقہ کے مقدمے کو مضبوط کرتا ہے۔

نسل کشی کنونشن کے تحت قانونی ذمہ داریاں

1948 کا نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنونشن، قومی، نسلی، نژادی، یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اقدامات کے طور پر تعریف کردہ نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کے لیے ممالک پر مخصوص ذمہ داریاں عائد کرتا ہے (آرٹیکل II)۔ کلیدی ذمہ داریاں شامل ہیں:

1. روک تھام (آرٹیکل I):

○ ممالک کو جاری نسل کشی کے اقدامات کو روکنے کے لیے اپنی طاقت کے اندر تمام اقدامات، بشمول سفارتی، اقتصادی، اور فوجی اقدامات، اٹھانے چاہئیں۔ ICJ کا 2007 کا بوسنیا بمقابلہ سربیا فیصلہ واضح کرتا ہے کہ ممالک کو نسل کشی کرنے والے اداکاروں پر اثر انداز ہونے پر، جیسے کہ ہتھیاروں کی فراہمی یا سیاسی حمایت کے ذریعے، عمل کرنا چاہیے (ICJ، 2007)۔

○ غزہ میں، اسرائیل کو فوجی یا اقتصادی امداد فراہم کرنے والے ممالک، جیسے کہ امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی، کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی حمایت نسل کشی کو آسان نہ بنائے۔ عمل نہ کرنے سے اس ذمہ داری کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔

2. سزا (آرٹیکل III):

- ممالک کو نسل کشی کے ذمہ دار افراد کو، بشمول سازش، پر مقدمہ چلانا یا انہیں حوالے کرنا چاہیے (آرٹیکل III)۔ یہ اسرائیلی حکام پر लागو ہوتا ہے، جیسا کہ ICC کے نومبر 2024 میں بھوک کے جنگی جرم کے لیے جاری کردہ گرفتاری وارنٹ سے ثابت ہوتا ہے (ICC، 2024)۔

3. شریک جرم نہ ہونا (آرٹیکل III(e)):

- ممالک کو نسل کشی کرنے والے اداکاروں کو ہتھیار یا حمایت فراہم کر کے نسل کشی میں شریک جرم نہیں ہونا چاہیے۔ اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرنے والے ممالک، اگر یہ ناکہ بندی کو آسان بناتے ہیں تو شریک جرم کا خطرہ مول لیتے ہیں (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

4. دائرہ اختیار اور تعاون (آرٹیکل V-VI):

- ممالک کو کنونشن کو نافذ کرنے کے لیے ملکی قوانین بنانے اور ICJ اور ICC جیسے بین الاقوامی عدالتوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ جنوبی افریقہ کا مقدمہ، جو 30 سے زائد ممالک کی حمایت حاصل کرتا ہے، اس تعاون کو ظاہر کرتا ہے، جو ICJ کو اسرائیل کو جوابدہ بنانے پر زور دیتا ہے (ICJ پریس ریلیز، 2025)۔

ذمہ داری کے تحفظ (R2P) کے تحت قانونی ذمہ داریاں

2005 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے منظور شدہ ذمہ داری کا تحفظ (ورلڈ سمٹ آؤٹ کم ڈاکیومنٹ، پیرا 138-139)، ممالک کو نسل کشی، جنگی جرائم، نسلی صفائی، اور انسانیت کے خلاف جرائم سے آبادیوں کے تحفظ کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ R2P تین ستونوں پر مشتمل ہے:

1. ستون اول: ریاستی ذمہ داری:

- ہر ملک کو اپنی آبادی کو نسل کشی سے بچانا چاہیے۔ غزہ میں قابض طاقت کے طور پر اسرائیل، بھوک اور اموات کا باعث بننے والی ناکہ بندی عائد کر کے اس ذمہ داری میں ناکام رہتا ہے (OHCHR، 2025)۔

2. ستون دوم: بین الاقوامی امداد:

- بین الاقوامی برادری کو سفارتی، انسانی، اور دیگر ذرائع سے ممالک کی مدد کرنی چاہیے۔ اردن اور مصر جیسے ممالک نے امداد کی ترسیل کی کوشش کی، لیکن اسرائیل کی ناکہ بندی ان کوششوں میں رکاوٹ ڈالتی ہے (مڈل ایسٹ آئی،

-(2025)

3. ستون سوم: بروقت اور فیصلہ کن رد عمل:

○ اگر کوئی ملک اپنی آبادی کو بچانے میں ناکام رہتا ہے، تو بین الاقوامی برادری کو، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعے بھی، اجتماعی عمل کرنا چاہیے۔ اسرائیل کی ICJ کے احکامات کی عدم تعمیل اس ذمہ داری کو متحرک کرتی ہے، حالانکہ امریکی ویٹو نے عمل کو روک دیا (اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل، 2024)۔

نسل کشی کے شواہد: ایکٹس ریٹس اور مینس ریٹس

جنوبی افریقہ کا نسل کشی کا مقدمہ استدلال کرتا ہے کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات، بشمول 2025 کی ناکہ بندی، نسل کشی ہیں، جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور نسل کشی کے ماہرین نے تصدیق کی ہے:

1. ایکٹس ریٹس (جسمانی اقدامات):

○ نسل کشی کنونشن (آئی کیو II) نسل کشی کو قتل، سنگین جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانے، اور جسمانی تباہی کی طرف لے جانے والے حالات عائد کرنے کے اقدامات کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسرائیل کی ناکہ بندی ان معیاروں پر پورا اترتی ہے:

■ قتل اور سنگین نقصان: بھوک سے اموات، ہڈیوں کی مانند بچے، اور ہسپتالوں کی تباہی قتل اور سنگین نقصان ہیں (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

■ زندگی کے حالات: ناکہ بندی جسمانی تباہی کے حالات پیدا کرتی ہے، جیسا کہ OHCHR (2025) کی رپورٹ کے مطابق غزہ کی نصف سے زیادہ آبادی ”تباہ کن“ بھوک کا سامنا کر رہی ہے۔

2. مینس ریٹس (ارادہ):

○ کنونشن ایک گروہ (غزہ میں فلسطینیوں) کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے کی ضرورت ہے۔ یو آو گالٹ (2023)، بیزالیل سموٹریچ (2025)، اور موٹے سعدا (2025) جیسے حکام کے بیانات غزہ کے لوگوں کو بھوکا رکھنے کے ارادے کو ظاہر کرتے ہیں، جیسا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دی واشنگٹن پوسٹ نے رپورٹ کیا (2025)۔

اسرائیل کی حمایت کرنے والے سیاسی رہنماؤں کی قانونی ذمہ داری

وہ سیاسی رہنما جو نسل کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود اسرائیل کی حمایت جاری رکھتے ہیں، اگر ان کے اقدامات اسرائیل کی خلاف ورزیوں کو آسان بناتے یا ممکن بناتے ہیں، تو وہ بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا خطرہ مول لیتے ہیں:

1. بین الاقوامی قانون:

○ نسل کشی کنونشن (آرٹیکل III(e)): نسل کشی میں شریک جرم ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ جیسے مادی تعاون فراہم کرنے کو شامل کرتا ہے جو نسل کشی کے اقدامات کو آسان بناتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی جیسے ممالک کے رہنما، جو اسرائیل کو ہتھیار اور فوجی امداد فراہم کرتے ہیں، اگر ان کی حمایت ناکہ بندی کو ممکن بناتی ہے تو ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، امریکہ نسل کشی کے شواہد کے باوجود سالانہ 3 بلین ڈالر سے زائد فوجی امداد فراہم کرتا ہے (CRS رپورٹس، 2025؛ ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

○ روم سٹیٹوٹ (آرٹیکل 25(3)(c)): ICC ان افراد پر مقدمہ چلا سکتا ہے جو بھوک سمیت جنگی جرائم میں مدد، معاونت، یا امداد کرتے ہیں۔ ہتھیار فراہم کرنا یا اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روکنا ایسی امداد کا تشکیل دیتا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپوں نے اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرنے میں ان کے کردار کے لیے امریکی، برطانوی، اور جرمن حکام کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، جو بھوک اور نسل کشی میں شریک جرم کا حوالہ دیتے ہیں (دی گارڈین، 2025)۔

○ روایتی IHL: ممالک اور افراد کو IHL کی خلاف ورزیوں میں حصہ نہیں ڈالنا چاہیے۔ غیر مشروط حمایت فراہم کرنے والے رہنما اجتماعی سزا اور بھوک جیسے جنگی جرائم کو آسان بنانے کی ذمہ داری کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ ICJ کا 2007 کا بوسنیا بمقابلہ سربیا فیصلہ قائم کرتا ہے کہ مرتکب پر اثر انداز ہونے والے ممالک کو نسل کشی کو روکنے کے لیے عمل کرنا چاہیے، یا ذمہ داری کا سامنا کرنا پڑے گا (ICJ، 2007)۔

○ عالمی دائرہ اختیار: کچھ ممالک جہاں جرائم ہوئے وہاں سے قطع نظر بین الاقوامی جرائم کے مقدمات کی اجازت دیتے ہیں۔ رہنما اسپین یا نیلجیم جیسے ممالک میں قانونی کارروائی کا سامنا کر سکتے ہیں، جہاں نسل کشی کے مقدمات میں عالمی دائرہ اختیار کا اطلاق کیا گیا ہے (الجزیرہ، 2025)۔

2. ملکی قانون:

○ امریکی قانون:

- فارن اسسٹنس ایکٹ (سیکشن 620I) انسانی امداد کو محدود کرنے والے ممالک کو فوجی امداد دینے سے منع کرتا ہے۔ اسرائیل کی خلاف ورزیوں کو نظر انداز کرنے والے رہنما، جیسا کہ (DAWN، 2025) نے دستاویزی کیا، اس قانون کی خلاف ورزی کے لیے ملکی قانونی چیلنجز کا سامنا کر سکتے ہیں، خاص طور پر سینیٹر برنی سینڈرز جیسے قانون سازوں کی امداد معطل کرنے کی کالوں کے پیش نظر (سینڈرز، 2024)۔
- نسل کشی کنونشن امپلیمینٹیشن ایکٹ (U.S.C. § 109118) امریکی شہریوں کو نسل کشی میں شریک جرم کے لیے مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے۔ اسرائیل کو امداد کی منظوری دینے والے حکام کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر اگر عدالتوں کو پتہ چلے کہ ایسی حمایت نسل کشی کے اقدامات کو آسان بناتی ہے (DAWN، 2025)۔

- این جی اوز نے امریکی حکام کے خلاف مقدمات دائر کیے ہیں، جن میں اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت جاری رکھنے سے ملکی اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے، جن کے مقدمات فیڈرل عدالتوں میں زیر التوا ہیں (رائٹرز، 2025)۔

○ برطانوی قانون:

- انٹرنیشنل کرائمز کورٹ ایکٹ 2001 برطانوی شہریوں کو جنگی جرائم یا نسل کشی میں مدد و معاونت کے لیے مقدمہ چلانے کے قابل بناتا ہے۔ نسل کشی کے شواہد کے باوجود اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمد نے برطانوی حکام کے خلاف قانونی چیلنجز کو جنم دیا ہے، جہاں مہم چلانے والے اجازت ناموں کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں (الجزیرہ، 2025)۔
- برطانیہ کا وزارتی کوڈ بین الاقوامی قانون کی تعمیل کا تقاضا کرتا ہے، اور شریک جرم کو حل کرنے میں ناکامی ملکی جوابدہی کا باعث بن سکتی ہے، جیسا کہ ہتھیاروں کی فروخت کے بارے میں عوامی تحقیقات میں دیکھا گیا (دی گارڈین، 2025)۔

○ جرمن قانون:

- جرمنی کا بین الاقوامی قانون کے خلاف جرائم کا کوڈ (VStGB) نسل کشی اور جنگی جرائم میں شریک جرم کو جرم قرار دیتا ہے۔ ICJ کے احکامات کے باوجود اسرائیل کو ہتھیاروں کی مسلسل برآمد نے جرمن حکام کے خلاف مقدمات کو جنم دیا ہے، جہاں عدالتیں جائزہ لے رہی ہیں کہ کیا برآمدات بین الاقوامی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں (DW، 2025)۔

■ جرمنی کی انسانی حقوق کے لیے آئینی عہد، جو اس کے ہولوکاسٹ کے بعد کے قانونی فریم ورک میں جڑی ہوئی ہے، رہنماؤں پر شریک جرم سے بچنے کا دباؤ بڑھاتی ہے (جرمن فیڈرل فارن آفس، 2025)۔

○ دوسرے دائرہ اختیارات:

■ کینیڈا، فرانس، اور نیدرلینڈز جیسے ممالک، جن کے ملکی قوانین بین الاقوامی جرائم میں شریک جرم کو جرم قرار دیتے ہیں، اسرائیل کی حمایت کرنے والے رہنماؤں کی تحقیقات کے لیے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر، کینیڈا کا جرائم کے خلاف انسانیت اور جنگی جرائم ایکٹ ہتھیاروں کی برآمد میں ملوث حکام کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے (رائٹرز، 2025)۔

■ فرانس کا فوجداری کوڈ نسل کشی میں شریک جرم کے لیے دفعات شامل کرتا ہے، اور این جی اوز نے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت کے لیے حکام کے خلاف شکایات دائر کی ہیں (لی موند، 2025)۔

3. کیس اسٹڈیز اور سابقہ مثالیں:

○ دارفور (2009): ICC نے سوڈانی حکام کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کیے، جن میں نسل کشی میں شریک جرم شامل ہے، جو مادی تعاون کے ذریعے ظلم و ستم کو ممکن بنانے والے رہنماؤں کے خلاف مقدمہ چلانے کی سابقہ مثال قائم کرتا ہے (ICC، 2009)۔

○ سربرینیتسا (1995): سابق یوگوسلاویہ کے لیے بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICTY) نے لاجسٹک تعاون فراہم کر کے نسل کشی میں مدد و معاونت کرنے والوں کو سزا دی، جو بالواسطہ شراکت کے لیے ذمہ داری قائم کرتی ہے (ICTY، پراسیکیوٹر بمقابلہ کرسٹک، 2001)۔

○ میانمار (2017): اقوام متحدہ کی رپورٹس نے روہنگیا نسل کشی کے دوران میانمار کو ہتھیار فراہم کرنے والے بین الاقوامی اداکاروں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا، جو ممالک اور رہنماؤں کے لیے شریک جرم کے خطرے کو اجاگر کرتا ہے (اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کونسل، 2018)۔

○ یہ سابقہ مثالیں بتاتی ہیں کہ ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ کے ذریعے اسرائیل کی حمایت کرنے والے رہنما، خاص طور پر جب نسل کشی کے شواہد بڑھتے ہیں، اسی طرح کی جانچ پڑتال کا سامنا کر سکتے ہیں۔

4. عملی نتائج:

○ ICC کے مقدمات: ICC کے نومبر 2024 میں بھوک کے جنگی جرم کے لیے اسرائیلی حکام کے لیے گرفتاری وارنٹ جاری کرنا ایک جاری تحقیقات کو ظاہر کرتا ہے، جو حمایت فراہم کرنے والے غیر ملکی رہنماؤں کو شامل

کرنے کے لیے وسعت پکڑ سکتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسے این جی اوز نے امریکی، برطانوی، اور جرمن حکام کی شریک جرم کے لیے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

○ ملکی مقدمات: رہنما نسل کشی اور جنگی جرائم میں شریک جرم کو ممنوع کرنے والے قومی قوانین کی خلاف ورزی کے الزامات کے ساتھ امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی میں بڑھتے ہوئے ملکی قانونی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں (رائٹرز، 2025؛ DW، 2025)۔

○ ساکھ اور سیاسی نتائج: رہنما عوامی رد عمل اور ساکھ کے نقصان کا خطرہ مول لیتے ہیں، جیسا کہ اسرائیل کے اقدامات کی حمایت کرنے والے حکام کو نشانہ بنانے والی احتجاجی تحریکوں اور مہمات میں دیکھا گیا (الجزیرہ، 2025)۔

○ پابندیاں اور سفری پابندیاں: شریک جرم میں ملوث رہنما سوڈانی اور شامی حکام کے معاملات میں دیکھی گئی پابندیوں یا سفری پابندیوں کا سامنا کر سکتے ہیں (اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل، 2011)۔

5. ذمہ داری کو متحرک کرنے والے شواہد:

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل رپورٹس: اسرائیل کی ناکہ بندی کو نسل کشی کے طور پر تفصیلی دستاویزی، اسے ممکن بنانے والے ممالک کے لیے جوابدہی کا مطالبہ (ایمنسٹی انٹرنیشنل، 2025)۔

○ نسل کشی کے ماہرین کا سروے: 2024 کا سروے جو اسرائیل کے اقدامات کو نسل کشی کے طور پر تصدیق کرتا ہے، جو حمایت کرنے والے ممالک پر دباؤ بڑھاتا ہے (نسل کشی کے ماہرین کا سروے، 2024)۔

○ ICJ کے احکامات: اسرائیل کی 2024 کے احکامات کی عدم تعمیل نسل کشی کو روکنے میں ناکام رہنے والے حمایت کرنے والے ممالک کو جوابدہ بنانے کے لیے قانونی بنیاد فراہم کرتی ہے (ICJ آرڈرز، 2024)۔

○ اقوام متحدہ کی رپورٹس: اقوام متحدہ کے ماہرین کی غزہ میں "جاری نسل کشی" کی تنبیہات حمایت جاری رکھنے والے ممالک کو شریک جرم بناتی ہیں (OHCHR، 2025)۔

نسل کشی بطور "جرائم کا جرم"

نسل کشی بین الاقوامی قانون کے تحت "جرائم کا جرم" ہے، جو پوری گروہوں کو ختم کرنے کے ارادے کی وجہ سے انسانی تاریخ پر ایک ناقابل فراموش داغ ہے۔ 1944 میں رافیل لیمنکن نے اسے وضع کیا اور 1948 کے نسل کشی کنونشن میں اسے قانون بنایا، جس کا مقصد ہولوکاسٹ جیسے مظالم کو روکنا ہے۔ نسل کشی کنونشن، R2P، اور امریکی فارن اسسٹنس ایکٹ جیسے ملکی

قوانین نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کے لیے قانونی اور اخلاقی ضرورت عائد کرتے ہیں، جہاں ممالک اور رہنما غیر عمل یا شریک جرم کے لیے جوابدہ ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ICJ مقدمے کی حمایت

30 سے زائد ممالک کی حمایت یافتہ جنوبی افریقہ کا مقدمہ، اسرائیل کی ICJ کے احکامات کی عدم تعمیل، بین الاقوامی حمایت، انسانی شواہد، اور ICC کے اقدامات سے تقویت پاتا ہے۔ اسرائیل کی حمایت کرنے والے سیاسی رہنماؤں کے خلاف الزامات کا خطرہ اس بحران کو فوری طور پر حل کرنے کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

نتیجہ

اسرائیل کی مارچ 2025 سے غزہ پر مکمل ناکہ بندی نسل کشی ہے، جو بین الاقوامی انسانی قانون، یہودی قانون، اور ICJ کے اقدامات کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ نسل کشی کنونشن اور R2P ممالک پر نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کی سخت ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں، جو اسرائیل اور اس کے حامیوں کی طرف سے خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔ ہتھیار، فنڈنگ، یا سفارتی تحفظ کے ذریعے اسرائیل کی حمایت جاری رکھنے والے سیاسی رہنما، نسل کشی کے مضبوط شواہد کے باوجود، بین الاقوامی اور ملکی قانون کے تحت، بشمول امریکی فارن اسسٹنس ایکٹ، برطانیہ کا ICC ایکٹ، اور جرمنی کا VStGB، نسل کشی اور جنگی جرائم میں مدد و معاونت کے الزامات کا سامنا کر سکتے ہیں۔ بین الاقوامی برادری کو ان مظالم کو روکنے اور انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اس بحران میں اسرائیل کے ساتھ کھڑے ہونے والے عدالت میں جوابدہ ہوں۔

کلیدی حوالہ جات

- UNRWA صورتحال رپورٹ #172
- ایمنسٹی انٹرنیشنل: اسرائیل کی ناکہ بندی
- OHCHR: جاری نسل کشی
- ICJ آرڈرز 2024
- سموٹریچ کا بیان

- DAWN: سیکشن 620I
- سینڈرز: فارن اسسٹنس ایکٹ
- ICC گرفتاری وارنٹ
- بوسنیا بمقابلہ سربیا
- 2005 ورلڈ سمٹ آؤٹ کم
- ہیومن رائٹس واچ: غزہ میں IHL